نقد و نظر

البیرونی اور جغرافیۂ عالم

مصنف : مولانا ابو الکلام آزاد

ناشر : ادارۂ تصنیف و تحقیق پاکستان ۔ ۱۸۰-۸۶ ۔ الحیدری کراچی ۳۳

صفحات : ۱۲۸ ۔ کتابت، طباعت، کاغذ، جلد بہتر ۔ قیمت ۱۸ روپے

البیرونی کا پورا نام برہان الحق ابو ریحان محمد بن احمد تھا ۔ انھوں نے البیرونی کے عرف سے شہرت پائی ۔ ۳ ذی الحجہ ۳۶۲ھ (۴ ستمبر ۹۷۳ء) کو خوارزم میں پیدا ہوئے ۔ ۴۱۰ھ میں محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے اور ۴۲۰ھ تک دس سال پنجاب، کشمیر اور سندھ کے علاقوں کی سیاحت میں مصروف رہے ۔ اس اثنا میں سنسکرت زبان سیکھی اور اس ملک کی تہذیب و ثقافت سے آشنا ہوئے اور یہاں کے علوم و فنون کی تحصیل کی ۔ ۲ رجب ۴۴۲ھ ۱۱ ستمبر ۱۰۵۱ء کو غزنی میں وفات پائی ۔ ان کا شمار دنیائے اسلام کے جلیل القدر علما میں ہوتا ہے ۔ وہ بے شمار صفات کے حامل تھے ۔ بہت بڑے مفکر، نامور مؤرخ، ماہرِ فلکیات، عظیم المرتبت سائنس دان، جغرافیہ دان اور مانے ہوئے ادیب و شاعر ۔ ! بہ یک وقت ان تمام اصنافِ علم میں ان کو عبور حاصل تھا ۔ لیکن انھوں نے زیادہ مرکزِ توجہ علمِ ہیئت اور جغرافیے کو ٹھہرایا ۔ علمِ ہیئت سے متعلق ان کی کتاب قانونِ مسعودی ہے جو اس علم کے ماہرین کے نزدیک بطلیموس کی کتاب المجسطی سے کسی صورت میں بھی کم مرتبے کی نہیں ہے ۔

علمِ جغرافیہ کے بارے میں بے شک انھوں نے اپنے عصر کی رعایت سے قدیم اسلوبِ بیان اختیار کیا ہے، مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ اپنے معاصرین و اقران میں منفرد مقام رکھتے ہیں اور اس موضوع میں جو تحقیقات حوالۂ قلم کی ہیں، وہ زمانۂ حاضر کی تحقیقات سے ہم آہنگ ہیں ۔ اس باب میں ان کی معلومات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور ان کو ضبطِ تحریر میں لانے کا انداز ایک ــــ منجھے ہوئے

ائنس دان کا ہے۔

جس طرح البیرونی کا طریقِ بیان اور نہجِ تحریر عالمانہ اور محققانہ تھا، بعینہٖ مولانا ابوالکلام آزاد
طرزِ ادا بھی علم و تحقیق کی ہر دو طرازیوں سے معمور ہے اور وہ جس ڈھنگ سے اپنا نقطۂ نگاہ
ش کرتے اور مخاطب کے ذہن میں اپنی بات دلنشین کرتے ہیں وہ انھی کا حصہ ہے۔ ان کے ہاں دلائل کی کمی
ہے نہ انھیں بیان و کلام کا تسلسل قائم رکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے اور نہ [illegible]
ے لیے کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ ایک جوئے رواں ہے جس میں قاری کو علم و تحقیق
ں خوش نما لہریں اٹھتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب "البیرونی اور جغرافیۂ عالم" ان کی ایک شان دار تصنیف ہے،
ں میں تحقیق و تدقیق کے ساتھ ساتھ ادبیت کی بے پناہ چاشنی بھی موجود ہے۔

اس کتاب پر ملک کے نامور محقق ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری نے مقدمہ تحریر کیا ہے جو
ولہ صفحات پر مشتمل ہے، یہ شان دار مقدمہ ہے جو مولانا ابوالکلام آزاد اور البیرونی کے بارے
ں بہترین معلومات کو محیط ہے۔

پروفیسر ضیاء الحسن فاروقی نے البیرونی اور اس کے افکار سے متعلق عالمانہ بحث کی ہے جو
بیس صفحات کو محتوی ہے — اس کے بعد جناب مسیح الدین صاحب نے مولانا ابوالکلام کے
ں مخطوطے کے بارے میں چند عمدہ باتیں بیان کی ہیں۔ پھر صفحہ ۵۵ سے مولانا کی اصل کتاب
البیرونی اور جغرافیۂ عالم" کا آغاز ہوتا ہے۔

کتاب اپنے موضوع میں بہت شان دار ہے اور مولانا نے اس میں معلومات کا بہت
ا ذخیرہ قارئین کے حوالے کر دیا ہے۔